سوال

(12) حضور اکرم ﷺ مختار کل تھے یا نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

سوال 1 : حضور اکرم ﷺ مختار کل تھے یا نہیں ؟

سوال 2 : ایک شخص نے دوران گفتگو یہ کہا امام ابو حنیفہ کی کتاب میں گپ بازی ہے کیا ایسا کہنا درست ہے ؟

سوال 3 : کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس صورت مسئلہ میں ایک مقتول کے جائے قتل پر یعنی جہاں قتل کیا گیا ہو۔ ایک مصنوعی قبر بنائی جائے پھر اس قبر پر جھنڈے پتھر، جھاڑو اور تبرک کے لیے پانی کا تالاب بھی موجود ہو، نیز اس قبر کے ساتھ ایک مسجد برائے عبادات الہی بنائی جائے تو کیا اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں ؟ اور اگر اس قبر کو ختم کیا جائے اور باقی اشیاء تبرک موجود ہوں تو پھر اس مسجد میں نماز پڑھنا کیسا ہے ؟

لیکن اگر قبر کو بھی ختم کیا جائے اور یہ باقی اشیاء تبرک کو بھی ختم کیا جائے۔ جس کا کوئی نشان باقی نہ رہ جائے اور اس قبر والی جگہ کو بھی مسجد میں شامل کیا جائے کہ قبر کا کوئی نشان نہ رہے تو پھر نماز پڑھنا اس مسجد میں درست ہے یا نا درست ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ مختار کل نہ تھے، قرآن مجید میں بیسوں مقامات پر اس شرکیہ عقیدہ کی تردید موجود ہے۔ چند آیات قرآن مع ترجمہ پیش خدمت ہیں :

وَإِذا تُتلىٰ عَلَيهِم ءاياتُنا بَيِّنٰتٍ قالَ الَّذينَ لا يَرجونَ لِقاءَنَا ائتِ بِقُرءانٍ غَيرِ هٰذا أَو بَدِّلهُ قُل ما يَكونُ لى أَن أُبَدِّلَهُ مِن تِلقائِ نَفسى إِن أَتَّبِعُ إِلّا ما يوحىٰ إِلَىَّ إِنّى أَخافُ إِن عَصَيتُ رَبّى عَذابَ يَومٍ عَظيمٍ ١٥ ... سورة يونس

اور جب ان کے سامنے ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں جو بالکل صاف صاف ہیں تو یہ لوگ جن کو ہمارے پاس آنے کی امید نہیں ہے یوں کہتے ہیں کہ اس کے سوا کوئی دوسرا قرآن لائیے یا اس میں کچھ ترمیم کر دیجئے۔ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) یوں کہہ دیجئے کہ مجھے یہ حق نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس میں ترمیم کر دوں بس میں تو اسی کا اتباع کروں گا جو میرے پاس وحی کے ذریعہ سے پہنچا ہے، اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو میں ایک بڑے دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔''

لَیسَ لَکَ مِنَ الأَمرِ شَیءٌ أَو یَتوبَ عَلَیهِم أَو یُعَذِّبَهُم فَإِنَّهُم ظٰلِمونَ ١٢٨ ... سورة آل عمران

''اے پیغمبر! آپ کے اختیار میں کچھ نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کی توبہ قبول کرے یا عذاب دے، کیونکہ وہ ظالم ہیں''

یہ آیت غزوہ احد کی وقتی ہزیمت کے ایک واقعہ کے سلسلے میں نازل ہوئی تھی، نیز جنگ احد کے کافر قیدیوں کو فدیہ لے کر چھوڑ دینے پر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں عتاب فرمایا:

ما کانَ لِنَبِیٍّ أَن یَکونَ لَهُ أَسرىٰ حَتّىٰ یُثخِنَ فِی الأَرضِ ٦٧ ... سورة الأنفال

''نبی کے ہاتھ میں قیدی نہیں چاہییں جب تک کہ ملک میں اچھی خونریزی کی جنگ نہ ہو جائے۔''

لَولا کِتٰبٌ مِنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّکُم فیما أَخَذتُم عَذابٌ عَظیمٌ ٦٨ ... سورة الأنفال

''اگر پہلے ہی سے اللہ کی طرف سے بات لکھی ہوئی نہ ہوتی تو جو کچھ تم نے لیا ہے اس کے بارے میں تمہیں کوئی بڑی سزا ہوتی۔''

قُل لا أَملِکُ لِنَفسی ضَرًّا وَلا نَفعًا إِلّا ما شاءَ اللَّهُ ٤٩ ... سورة یونس

''آپ فرما دیجئے کہ میں اپنی ذات کے لیے تو کسی نفع کا اور کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہی نہیں مگر جتنا اللہ کو منظور ہو۔''

وَإِن یَمسَسکَ اللَّهُ بِضُرٍّ فَلا کاشِفَ لَهُ إِلّا هُوَ وَإِن یُرِدکَ بِخَیرٍ فَلا رادَّ لِفَضلِهِ ١٠٧ ... سورة یونس

اور اگر تم کو اللہ کوئی تکلیف پہنچائے تو بجز اس کے اور کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں ہے اور اگر وہ تم کو کوئی خیر پہنچانا چاہے تو اس کے فضل کا کوئی ہٹانے والا نہیں۔''

(7) ایک بار جناب نبی کریم ﷺ کسی وجہ سے شہد کو حرام کر بیٹھے، اللہ نے فوراً نوٹس لیا۔

یٰأَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ ما أَحَلَّ اللَّهُ لَکَ تَبتَغی مَرضاتَ أَزوٰجِکَ وَاللَّهُ غَفورٌ رَحیمٌ ١ ... سورة التحریم

اے نبی! جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

اسی طرح کی بیس آیات مقدسہ ہیں جو اس بارے میں بالکل صاف اور واضح ہیں کہ ہمارے پیغمبر ﷺ ہوں یا کوئی نبی ولی کوئی بھی مختار کل نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سامنے ہر ایک مجبور محض اور بے بس ہے۔ کسی کی قسمت بدلنا، کسی کی حاجت بر آری کرنا یا کسی کے نفع و نقصان کا مالک ہونا اللہ تعالیٰ کا ہی خاصا ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی والدہ کے حق میں فہم بات ہے بلکہ قرآن عزیز کی نصوص کا بھی انکار ہے آپ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا کرتے تھے۔

اللهم لا مانع لما أعطيت ولا معطى لما منعت. الخ

یعنی ''اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں۔''

جواب 2: یہ اس شخص کی گستاخانہ بات ہے جس سے اس کو توبہ کرنی چاہیے۔ ائمہ کرام کے بارے میں غلط تاثر پیدا کرنے والی گفتگو سخت جرم ہے۔ جہاں تک حضرت امام ابو حنیفہ کی کسی تالیف کا تعلق ہے اس کے بارے میں مشہور مؤرخ مولانا شبلی نعمانی حنفی مرحوم نے سیرت النعمان میں لکھا ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت کی طرف کسی

بھی کتاب کی نسبت صحیح نہیں، اور اگر کوئی انہوں نے تحریر فرمائی تھی تو وہ معدوم ہے، پھر انہوں نے اس کی تفصیل لکھی ہے جو مطالعہ کے لائق ہے۔

جواب 3: واضح ہو کہ قبر اصلی یا مصنوعی اور نقلی وہ بہر حال قبر ہی معلوم ہوتی ہے خصوصاً جب اس پر جھنڈے، پتھر، جھاڑو اور پانی کے تالاب کا اہتمام موجود ہو تو دیکھنے والا اسے بظاہر قبر ہی تصور کرے گا اور قبر کے اوپر یا قبر کے پاس نماز پڑھنا از روئے احادیث صحیحہ منع اور ناجائز ہے۔ چنانچہ حضرت ابو مرثد غنوی سے مروی ہے:

قال قال رسول اللہ ﷺ لا تصلوا الی القبور ولا تجلسوا علیھا. (رواہ الجماعۃ الا البخاری وابن ماجہ نیل الاوطار ص150ج2)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو اور نہ اوپر بیٹھو۔''

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ قال الارض کلھا مسجد الا المقبرۃ والحمام – رواہ الخمسۃ الا النسائی. (نیل الاوطار ص148ج2)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمین تمام کی تمام مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام مسجد نہیں ہے۔''

اور قبروں کے پاس بیٹھ کر عبادت کرنا یہودیوں اور عیسائیوں کا طریقہ ہے جس سے سخت اندازہ میں ممانعت فرمائی گئی ہے:

عن جندب بن عبد اللہ البجلی قال سمعت رسول اللہ ﷺ قبل ان یموت بخمس وھو یقول الا ان من کان قبلکم کانوا یتخذون القبور مساجد انی انھاکم عن ذلک. (صحیح مسلم ص201ج1 ونیل الاوطار)

یعنی حضرت جندب بن عبد اللہ بجلی کہتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کی وفات سے پانچ روز پہلے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: اگلے لوگ اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مسجد بناتے تھے۔ خبردار! تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں۔''

ان تینوں صحیح احادیث سے معلوم ہوا کہ قبرستان اور قبرستان کے پاس بنائی گئی مسجد میں نماز نہیں ہوتی۔ اگر مصنوعی قبر کو اکھاڑ دیا جائے اور باقی خرافات کو قائم رکھا جائے تو پھر بھی اس مسجد میں نماز جائز نہ ہوگی۔ کیونکہ یہ صورت ''تھان'' بن چکی ہے اور تھانوں میں عبادت منع ہے۔ ہاں اگر اس مصنوعی قبر اور متعلقہ تمام خرافات یعنی جھنڈا، جھاڑو اور نام نہاد تبرک کے تمام اثرات اکھاڑ دیئے جائیں اور مسجد کو باقی رکھا جائے تو پھر اس میں نماز بلا شبہ جائز ہوگی۔ واللہ اعلم

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص132

محدث فتویٰ